سوال

(34) رؤیت ہلال میں عرب کو معیار بنانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مرکز ابن قیم کا دوسرا رؤیت ہلال سے متعلق ہے۔ لکھتے ہیں: بعض ہند کے مسلمان رمضان اور عیدین کے موقع پر عرب ممالک کی رؤیت ہلال کا اعتبار کرتے ہوئے روزہ شروع کرتے ہیں اور عید مناتے ہیں۔ مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کے ان مبارک موقعوں پر یہ حضرات اختلاف وانتشار کا مظاہرہ کرتے ہیں، جس کی وجہ سے ایک ہی گھر میں دو دن الگ الگ عید منائی جاتی ہے۔

کیا ان لوگوں کا عرب دنیا کی رؤیت پر اعتماد کرنا شرعاً درست ہے؟ کیا ایک شہر میں دو یا تین دن عیدیں منائی جاسکتی ہیں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

چونکہ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جاچکا ہے، اس لیے میں چند اصولی باتیں درج کرتا ہوں:

1۔ حدیث نبوی کے مطابق نئے چاند کا تعلق رؤیت بصری سے ہے، نظر نہ آنے کی صورت میں شعبان کے مہینہ کے تیس دن پورے کیے جائیں اور پھر رمضان شروع کیا جائے۔ (صحیح البخاری، الصوم، حدیث: 1907-1909، وصحیح مسلم، الصیام: حدیث: 1080، 1081)

2۔ شریعت نے اختلاف مطالع کا اعتبار کیا ہے۔ خاص طور پر اگر دو ممالک اتنی دوری پر ہوں کہ دونوں کے اوقات میں رات کے کسی حصہ کا بھی اشتراک نہ ہو۔

3۔ اگر مشرق میں چاند واقعی نظر آجائے تو تمام مغربی ممالک میں ایسے چاند کا دیکھا جانا یقینی ہوجاتا ہے کیونکہ مغربی ممالک میں مغرب کا وقت بعد میں ہوگا اور اس لحاظ سے چاند کی عمر گھنٹوں کے اعتبار سے بڑھتی جائے گی اور اس کی رؤیت کا امکان بھی زیادہ ہوتا چلا جائے گا لیکن اگر اس کا عکس ہو، یعنی کسی مغربی ملک میں چاند کی رؤیت ہوئی ہو تو مشرقی ممالک میں یہ چاند اگلے دن کے غروب کے بعد ہی نظر آئے گا، یعنی ایک دن کا فرق واقع ہوجائے گا۔

چونکہ سعودی عرب اور دوسرے عرب ممالک ہندوستان سے مغرب میں ہیں، اس لیے سعودی عرب کی رویت اہل ہندوستان کے لیے قابل حجت نہیں ہوگی، البتہ یورپ اور امریکہ کے لیے یقیناً قابل حجت ہوگی۔

ایک وسیع وعریض ملک جیسے ہندوستان یامریکہ میں تواختلاف مطالع کااعتبارہوسکتا ہے لیکن ایک ہی شہر میں رمضان شروع کرنے یاعید منانے پراختلاف کرناناقبل فہم ہے، گواب تک ایسا ہوتاچلاآرہاہے، خودبرطانیہ میں بلکہ شہرلندن میں بعض دفعہ دومختلف دن عیدیں منائی جاتی رہی ہیں، پہلے دن وہ لوگ عید مناتے ہیں جوبلاد عربیہ اورخاص طورپرسعودی عرب کی رؤیت پراعتماد کرتے ہیں اوردوسرے دن وہ لوگ جورؤیت علمی (یعنی فلکیاتی حساب کے مطابق) کے قائل ہیں ۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ رؤیت بصری اورعلم فلکیات میں مطابقت پیدا کی جائے، یعنی 29 ویں شب کوچاند دیکھنے کی کوشش کی جائے لیکن ایسی رؤیت کوتسلیم نہ کیاجائے ، اگر فلکیاتی اعتبارسے اس شب چاند سورج کے غروب ہونے سے پہلے ہی غروب ہوچکا ہے، یعنی مطلع پرسرے سے موجود ہی نہ ہویا وہ قران شمس وقمر کے بعد اپنی عمر کے چند گھنٹے گزارچکا ہوجس میں ننگی آنکھ سے اس کادیکھنا ناممکن ہو، عام طورپرکہا جاتا ہے کہ جب تک نئے چاند کی عمر سولہ سترہ گھنٹے نہ ہوجائے وہ دیکھے جانے کے قابل نہیں ہوتالیکن تجربے سے یہ بات ریکارڈکی گئی ہے کہ آٹھ گھنٹے کاچاند بھی نظرآیا ہے، اس لیے یاتونئے چاند کے لیے کم ازکم آٹھ گھنٹے کی مدت مقررکرلی جائے اوریاپھراس شرط کی سرے سے خارج کردیا جائے اورصرف یہ کہا جائے کہ انتیسویں شب کوفلکیاتی اعتبارسے چانداگر مطلع پرموجودہواورکہیں بھی رؤیت کی مصدقہ اطلاع آجائے تواس پراعتبارکرلیاجائے ۔ واللہ اعلم ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

روزے کے مسائل، صفحہ:314

محدث فتویٰ